ہفتہ وار رسالہ: 433
WEEKLY BOOKLET: 433

انگوٹھے چومنے کی برکتیں

اذان کے وقت انگوٹھے چومنے کا ثواب 06
4 مواقع پر انگوٹھے نہ چومیں 16
تُرک عاشقانِ رسول کا محبت بھرا انداز 21
انگوٹھے چومنے کے باوجود چشمہ لگا ہو تو 27

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

انگوٹھے چُومنے کی برکتیں

دُعائے عطّار: یاربَّ العزّت! جو کوئی 28 صفحات کا رسالہ "انگوٹھے چُومنے کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے اُس کو ہمیشہ اذان واِقامت میں انگوٹھے چومنے کی سعادت دے کر آخری سانس تک اس کی آنکھوں کا نور سلامت رکھ اور ماں باپ سمیت اُس کی بے حساب مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

نامِ محمد کی فضیلت

عاشقِ رسول حضرتِ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نَبْہانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: (مَراکِش کے شہر) فاس میں ایک عاشقِ رسول خاتون رہا کرتی تھیں، اُنہیں جب کوئی پریشانی پہنچتی یا گھبراہٹ طاری ہوتی تو وہ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتیں اور آنکھیں بند کر کے کہتیں: محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)۔ (نامِ مصطفےٰ کی برکت سے اُن کی پریشانی دُور ہو جاتی)، جب اُس عاشقِ رسول خاتون کی وفات ہوئی تو کسی رشتے دار نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: پھوپھی جان! کیا آپ نے قَبْر میں سوالات کرنے والے دو فرشتے مُنکَر نکیر دیکھے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں! وہ میرے پاس آئے تھے، میں نے اُنہیں دیکھ کر اپنی عادت کے مطابق دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر کہا: محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)، جب میں نے چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹائے تو وہ دونوں تشریف لے جا چکے تھے۔ (شواہد الحق، ص 230) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ہے تو نامِ محمد سہارا اپنا اسی سے چلتا ہے گُزارا اپنا

ہمیں طوفاں کی موجوں کا کچھ خوف نہیں ہم اسی نام سے پالیں گے کنارا اپنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

انگوٹھے کیوں نہیں چومتے؟

تقریباً 700 سال پہلے کے مُفسِّرِ قُرآن حضرتِ شیخ نورُالدّین خُراسانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مؤذِّن کو اذان میں ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ'' کہتے سُنا تو اپنے دونوں انگوٹھے چُومے اور ان کے ناخن اپنی پلکوں پر ملے، جب دوسری بار مؤذِّن نے پڑھا تو پھر یونہی کیا، آپ سے اِس عمل کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: مَیں پہلے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتا تھا لیکن بعد میں ایسا کرنا چھوڑ دیا تو میری آنکھیں خراب ہو گئیں، مجھے خواب میں پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہُوئی تو فرمایا: تُو نے اذان کے وقت آنکھوں پر انگوٹھے لگانے کیوں چھوڑ دیئے؟ اگر تُو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں درست ہو جائیں تو دوبارہ انگوٹھے چُومنا شروع کر دے پھر میں بیدار ہُوا اور میں نے انگوٹھے چُومنے کا عمل کیا تو میری آنکھیں ٹھیک ہو گئیں اور اَلحمدُ لِلّٰہ! اُس کے بعد سے آج تک میری آنکھیں کبھی خراب نہیں ہوئیں۔ (حاشیہ علی کفایۃ الطالب الربانی، 1/170) اللہ پاک کی اُن پر رحمت اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

نامِ محمد کتنا میٹھا لگتا ہے پیارے نبی کا ذکر بھی ہم کو پیارا لگتا ہے
آؤ سنائیں اپنے پیا کو اپنے مَن کی بات ان کے علاوہ کون نیازی اپنا لگتا ہے

اے عاشقانِ رسول! نامِ ''محمد'' صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر محبت و تعظیم کے ساتھ انگوٹھے چومنا مسلمانوں کا شروع سے معمول رہا ہے بلکہ یہ مبارک عمل تمام انسانوں کے والِد محترم حضرتِ آدم صَفِیُّ اللّٰہ علیہ السّلام سے بھی ثابت ہے اور یقیناً سعادت مند اولاد اچھے کاموں میں

www.dawateislami.net

اپنے والد کے پیچھے چلتی (یعنی اُنہیں فالو کرتی) ہے۔

حضرتِ آدم علیہ السّلام نے انگوٹھے چومے

تین سو سال پہلے کے بزرگ شیخ اسمٰعیل حِقّی حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 1137ھ) تفسیرِ قرآن ''روحُ البیان'' میں لکھتے ہیں: ایک رِوایت میں ہے کہ حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السّلام کے پیچھے فرشتے آتے تھے، جب آپ نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو بتایا گیا کہ آپ کی پیٹھ میں نورِ مصطفےٰ ہے جس کی یہ زیارت کرتے ہیں، آگے چل کر یہ آخری نبی بن کر ظاہِر ہوں گے۔ آپ علیہ السّلام نے دُعا کی: یا اللہ پاک! اِس نور کو پیچھے کے بجائے آگے کر دے تاکہ فرشتے پیچھے سے زیارت کرنے نہ آئیں، اِس کے بعد وہ نور آپ علیہ السّلام کی پیشانی میں چمکنے لگا اور فرشتے آگے سے زیارت کرنے لگے، پھر آپ علیہ السّلام نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کی: یا اللہ! میں بھی نورِ مصطفےٰ دیکھنا چاہتا ہوں، یوں وہ نور آپ کے انگوٹھوں میں ظاہِر ہو گیا اور آپ نے انگوٹھے چوم لئے۔

(تفسیرِ روح البیان، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:56، 7/229 ماخوذاً۔ الروض الفائق، ص241 ملتقطاً)

ہم انگوٹھے کیوں چومتے ہیں؟

سُبْحٰنَ اللہ! نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و محبت میں جو عاشقانِ رسول عقیدت سے اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہیں وہ رحمتِ خداوندی کے حقدار ہیں کیونکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ہر مومن کو اپنے پیارے پیارے نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزّت و تعظیم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، جیسا کہ پارہ 26، سورۃُ الفتح، آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹ ﴾ ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی اِس آیتِ مبارکہ کے بارے میں بہت پیاری گفتگو آسان کرکے پیش کی جاتی ہے، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے حبیب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی محبت، دل میں سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ اٰمِیْنْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

مسلمانو! دیکھو تمہارے مولیٰ تَبَارَک وَتَعَالٰی کا دینِ اسلام بھیجنے، قرآنِ مجید اتارنے کا مقصود ہی تین باتیں بتاتا ہے: (1) لوگ اللہ ورسول پر ایمان لائیں۔ (2) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم کریں۔ (3) اللہ پاک کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں اہم ترین باتوں کی خوبصورت ترتیب تو دیکھو، سب سے پہلے ایمان کا ذکر فرمایا اور سب سے آخر میں اپنی عبادت کو اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم کو، اس لئے کہ بغیر ایمان، تعظیم فائدے مند نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے سب بیکار و مردود ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/ 307، 308 ملخصاً)

(مزید معلومات کے لئے پڑھئے "تَمْہِیْدِ اِیْمَان بِآیَاتِ قُرْآن"، یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ کی 30 ویں جلد میں صفحہ نمبر 305 تا 358 پر ہے، ہر مسلمان کو یہ رسالہ ضرور پڑھنا چاہئے۔)

تاج رکھا ترے سر رَفَعْنَا کا کس قدر تیری عزّت بڑھائی ہے
(سامانِ بخشش، ص192)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اوپر بیان کی گئی آیتِ مبارکہ میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزّت و تعظیم کرنے کا مُطْلَق طور پر فرمایا گیا ہے کوئی قید بیان نہیں ہوئی کہ اس طرح تعظیم

کرو اور اس طرح نہ کرو، لہٰذا اگر کوئی نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سُن کر محبّت و عقیدت سے انگوٹھوں یا کلمے کی انگلیوں کے پوروں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتا ہے تو اُسے تعظیمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کرنے کا عظیمُ الشّان ثواب ملے گا بلکہ ہوسکتا ہے اُس کا یہ اَدب کا انداز اُس کی مغفرت کا سبب بن جائے، جیسا کہ

نامِ محمد چومنے سے بخشش ہوگئی

حضرتِ وَہَب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو دو سو سال تک اللہ پاک کی نافرمانی کرتا رہا، جب وہ فوت ہوگیا تو لوگوں نے اسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دیا، اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی کہ جاکر اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں، آپ علیہ السّلام نے عرض کی: یااللہ پاک! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ دو سو سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو دیکھتا تو اسے چوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا پس میں نے اس کا یہ عمل قبول کرکے اس کے گُناہ معاف کردیئے ہیں اور 70 جنّتی حُوروں سے اس کا نکاح کردیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/45، رقم: 4695)

تعظیم جس نے کی محمد کے نام کی　　　خدا نے اُس پہ نارِ جہنّم حرام کی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو بڑے بڑے علمائے کِرام اور محدّثینِ عِظام رحمۃُ اللہِ علیہم نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور اسے بیان کرنے والے حضرتِ وَہب بِن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ خود تابعی بزرگ ہیں جن کے بارے میں حدیثِ پاک بیان کی جاتی ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام وَہب ہوگا، اللہ پاک اسے حکمت عطا فرمائے گا۔“ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/496)

انجیل شریف میں نامِ مصطفٰے

مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی ”مَثْنَوِی“ میں لکھتے ہیں کہ انجیل شریف میں نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تھا جسے ادب و تعظیم میں خوش نصیب چوما کرتے تھے، اللہ پاک نے اس کی برکت سے انہیں کئی آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ فرمایا اور جنہوں نے اس بابرکت نام کی بے ادبی کی وہ دنیا میں ہی ذلیل و رُسوا ہوئے۔(مثنوی، 1/102 ملخصًا)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش، ص315)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

اَذان کے وَقت اَنگوٹھے چُومنے کا ثواب

تقریباً دوسو سال پہلے کے بہت بڑے عالم ومفتی حضرتِ علامہ ابنِ عابِدِین رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:1252ھ) اپنے مشہورِ زمانہ فتاوٰی شامی میں لکھتے ہیں: جب مؤذن ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ“ کہے تو مُستحَب ہے کہ سننے والا کہے: ”صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ“ اور جب دوسری مرتبہ یہ کلمات سنے تو یوں کہے ”قُرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ“ اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے ساتھ جنَّت میں لے جائیں گے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کتابُ الفِردوس کے حوالے سے فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لکھتے ہیں: ”مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامِهٖ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ فِی الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِي صُفُوفِ الْجَنَّةِ“ یعنی جو شخص اَذان میں ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله“ سُن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم لیا کرے گا میں ایسے شخص کی قِیادت کروں گا اور

اُسے جنَّت کی صفوں میں داخل کروں گا۔(ردالمحتار،2/84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ کا عمل

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ نے جب مؤذِّن کو "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ" کہتے سُنا تو یہ دُعا: "رَضِیْتُ بِاللہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا" پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پوروں کے اندرونی حصے چُوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ" ترجمہ: جس طرح میرے خلیل نے کیا ہے جو ایسا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت ہے۔(المقاصد الحسنۃ، ص390، تحت الحدیث:1021)

اَب آئی شفاعت کی سَاعت اب آئی ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

(حدائقِ بخشش، ص159)

الفاظ معانی: **شفاعت:** سفارش۔ **ساعت:** گھڑی۔ **چین:** سکون۔

شرحِ کلامِ رضا: قیامت کے سخت ہولناک مَناظِر اور مشکل ترین حالات میں اللہ پاک کی رحمت اور اُس کے فضل و کرم سے جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے اُمّتیوں کی شفاعت کی اجازت کا پروانہ عنایت ہو گا اُسی ایمان افروز وقت کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے مُجرم! اے گنہگار! اے قیامت کے امتحان سے ڈرنے والے! ہمّت کر، صبر کر، شافعِ اُمّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت کا وقت آ گیا ہے، تُو قیامت کی سختی سے نہ گھبرا بلکہ پُر سکون ہو جا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

صحابی کا عمل ہمارے لئے کافی ہے

تقریباً سوا چار سو سال پہلے کے بزرگ عظیم مُحَدِّث حضرتِ علامہ علی قاری حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:1014) عاشقِ اکبر، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ والی روایت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: حضرتِ ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کا یہ عمل ہمارے لئے (انگوٹھے چومنے میں) ثبوت کے لئے کافی ہے کیونکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَیں تم پر اپنی سنّت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنّت (یعنی طریقے کو) لازم کرتا ہُوں۔

(الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، ص306، تحت الحدیث:435)

خلفائے راشدین سے مراد مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صدّیق، دوسرے خلیفہ حضرتِ عمر فاروق اعظم، تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمانِ غنی اور چوتھے خلیفہ حضرتِ مولا علی المرتضٰی رضی اللہُ عنہم ہیں پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ خلیفہ ہوئے، اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، 1/ 241 حصہ 1: بتغیر)

اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا

صحابیِ رسول حضرتِ عبدُ اللہ بن مَسعود رضی اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ۔ یعنی جسے مسلمان اچھا خیال کریں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا ہے۔“ (مسند امام احمد، 2/ 16، حدیث:3600)

حضرتِ علّامہ علی قاری حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس روایت میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ ”جسے مسلمان اچھا سمجھیں“ یہاں مسلمانوں سے مراد کتاب و سنت کا علم رکھنے والے، حرام اور شُبُہات سے اپنے آپ کو بچانے والے علمائے کرام ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، 3/ 480، تحت الحدیث:1385)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمائے کرام، نیک بندوں اور عام مسلمانوں کے نزدیک کسی شے کا جائز و مُستحسَن (یعنی پسندیدہ) ہونا، اللہ پاک کے ہاں بھی جائز و مُستحسَن ہے اور یہ کیوں نہ ہو کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ" یعنی بے شک میری امّت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ (ابن ماجہ، 4/327، حدیث:3950)

صدیوں سے مفتیانِ دین اور علمائے کاملین رحمۃُ اللہِ علیہم نے شرعی اُصولوں سے اِس حدیثِ پاک "فَمَا رَاٰی الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللہِ حَسَنٌ" یعنی جسے مسلمان اچھا خیال کریں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا ہے" (مُسندِ امام احمد 2/16، حدیث:3600) سے کئی مسائل بیان فرمائے ہیں جنہیں فِقْہ کی بڑی بڑی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ

اپنی زندگی میں اپنے لئے قبر بنوانا

600 سال پہلے کے مشہور شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ بَدْرُالدِّین عَیْنی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتاب "عمدۃُ القاری شرح صحیح البخاری" میں اپنی زندگی میں اپنے لیے قبر تیار کرنے پر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے یہ اصول بیان کیا کہ کسی عمل کا صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے ثابت نہ ہونا، اس عمل کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ جس عمل کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا ہے خصوصاً اِس صورت میں کہ جب وہ عمل نیک لوگ بھی کر رہے ہوں۔ مزید اپنے سے بھی چار سو سال پہلے کے مُحَدِّث امام بَطّال رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں: نیک بندوں کی ایک جماعت نے اپنی موت سے پہلے اپنی قبریں بنائی ہیں تاکہ وہ اس سے موت آنے کا تصوّر قائم رکھیں، بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا کہ کسی ایک صحابی نے بھی اپنی زندگی میں اپنی قبر نہیں بنائی اگر زندگی میں قبر بنانا مُستحَب ہوتا تو صحابۂ کرام (رضی اللہُ عنہم) میں یہ عمل بہت زیادہ ہوتا (حالانکہ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے ایسا کرنا ثابت نہیں

ہے) تو (جواباً) میں یہ کہتا ہوں کہ اس عمل کا کسی صحابی سے ثابت نہ ہونا، اس عمل کے ناجائز ہونے کو لازم نہیں کرتا کیونکہ جس چیز کو ایمان والے اچھا خیال کریں تو وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے اور خصوصاً جبکہ وہ کام کرنے والے لوگ بہترین نیک بندوں میں سے ہوں۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، 6/84۔ شرح البخاری لابن بطّال، 3/267، تحت الحدیث:1277)

ناجائز کہنے کے لئے دلیل چاہیئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ اُصول (Rule) ذہن میں بیٹھا لیجئے کہ جس کام سے شریعت میں کہیں منع نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جائز ہے اب کسی کے کہنے سے وہ کام ناجائز نہیں ہوگا کیونکہ ناجائز کہنے کے لئے شریعت کی دلیل چاہیئے۔

بعض نادان عام بھولے بھالے عاشقانِ رسول کو پریشان کرنے اور سیدھے راستے سے بھٹکانے کے لئے انگوٹھے چومنے یا جشنِ ولادتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر گھر سجانے یا جلوسِ میلاد میں جانے کی دلیل مانگتے ہیں حالانکہ دلیل اُن کو دینی چاہیئے کہ دلوں میں عشقِ رسول بڑھانے والے اِن نیک اور پاکیزہ کاموں سے قرآن و حدیث میں کہاں منع کیا ہے؟ جب کہیں منع کرنے کا حکم نہیں تو پھر کیوں غلط فہمی پھیلا کر لوگوں کو پریشان کرتے اور تشویش میں مبتلا کرتے ہیں؟ ایسوں کو چاہیئے کہ وہ ذرا غور تو کریں کہ مسلمانوں کو کس مُقَدَّس کام یعنی نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عقیدت و مَحبّت کا اظہار کرنے سے منع کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دِن بارگاہِ رسالت میں کس منہ سے حاضر ہوں گے۔ کاش! یہ فوراً سے پہلے توبہ کریں ورنہ مرنے کے بعد سخت پچھتاوا ہو سکتا ہے۔

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم　　　اگر نبی نے نظر سے گِرا کے چھوڑ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فیصلہ آپ کا!

تقریباً دنیا بھر میں یہ دَستُور ہے کہ اپنے وطن کا ترانہ پڑھے جانے کے وقت پوری قوم ادب میں کھڑی ہوتی ہے اور جو کوئی اس کے برعکس کرے اُسے بعض اوقات تِرچھی نظروں سے بھی دیکھا جاتا ہے، کپڑے کے بنے جھنڈے کو عزّت وتعظیم کی نشانی "سَلُوٹ" کیا جاتا ہے، آج تک پوری دنیا میں آپ نے کبھی نہیں سُنا ہوگا کہ کسی نے اس عمل کی مُخالفت کی ہو یا اسے گناہ کا کام کہا ہو حالانکہ قرآن وحدیث میں اس کا حکم نہیں اور دورِ صحابہ میں بھی یہ کام دور دور تک نہیں ہوا۔

بلکہ جو اپنے وطنِ عزیز کے ترانے پر کھڑے ہونے یا سَلُوٹ کرنے کے بارے میں مَنْفِی گفتگو کرے گا تو ہو سکتا ہے اسے "وطن کے غدار" کا لَقَب ملے تو جو نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر تعظیم اور ادب کرنے سے روکے اُسے کیا لقب دینا چاہئے ؟

جب بھی نامِ پاک آئے

اے عاشقانِ رسول! اَذان کے علاوہ بھی محبت وتعظیم کی وجہ سے نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ مبارک سُن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ کام) ہے اور صدیوں سے بُزُرگانِ دِین، عُلمائے کامِلین رحمۃُ اللہِ علیہم ایسا کرتے آئے ہیں نامِ پاک پر انگوٹھے چومنے کے مُتعلّق حدیثِ پاک، صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے واقعات اور روایات کئی سو سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہیں جس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ یہ اللہ پاک کے نیک بندوں کا طریقہ ہے ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔ آیئے! اس نیک کام کی مزید ترغیب اور شوق بڑھانے کے لئے ایک ایمان افروز واقعہ پڑھئے اور نیت کیجئے کہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ضرور انگوٹھے چومیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

آنکھ سے کَنکری نکل گئی (واقعہ)

آج سے تقریباً ساڑھے پانچ سو سال پہلے کے بزرگ، عظیم مُحَدِّث امام سَخاوِی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں، ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار ہوا چلی اور ایک کنکری (Grit) میری آنکھ میں پڑ گئی، نکالتے نکالتے تھک گئے لیکن نہ نکلی جس کی وجہ سے نہایت سخت درد ہوا۔ انہوں نے مؤذّن کو "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله" کہتے ہوئے سنا تو "مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" پڑھا، فوراً کنکری (Grit) نکل گئی۔ (المقاصد الحسنۃ، ص390، تحت الحدیث: 1021)

حضرتِ رَوّاد رحمۃُ اللہِ علیہ کو جب اس واقعے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فضائل و برکات اِتنے زیادہ ہیں کہ اُن کے سامنے اتنی بات (یعنی آنکھ سے کنکری کا نکل جانا) کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ (المقاصد الحسنۃ، ص391، تحت الحدیث: 1021) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا　　　تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص101)

الفاظ معانی: آزار: دُکھ۔ چلتے پھرتے مُردے: غیر مسلم۔ جِلانا: زندہ کرنا

شرحِ کلامِ رضا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ پاک نے آپ کو یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ آپ مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔ کئی احادیثِ مبارکہ میں آپ کے اِس معجزے کے واقعات موجود ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اسلام کی دعوت کی برکت سے ایسے بڑے بڑے غیر مسلم (جو درحقیقت مُردوں سے بھی بڑھ کر تھے کیونکہ ان کے دل زندہ نہ تھے، ان) کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گئے کہ اَب اُن کا ذکرِ خیر ہمارے لئے عبادت ہے۔ جب آپ اِتنے فضائل و کمالات والے ہیں تو ہمارا دِل جو گناہوں

www.dawateislami.net

کی سیاہی سے مُردہ ہو گیا ہے اسے زندہ (یعنی پاک و صاف) کرنا آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں، بس ایک نظرِ رحمت ہمارے گندے دل پر بھی ڈال دیجئے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

ان کے نام کے صدقے جس سے جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش، ص483)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کبھی آنکھیں نہ دُکھیں

عظیم مُحَدِّث امام سَخاوِی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ خضر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص مؤذّن سے "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ" سُن کر کہے: "مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ" پھر دونوں انگوٹھے چُوم کر آنکھوں پر رکھے، تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔ (المقاصد الحسنۃ، ص390، تحت الحدیث: 1021)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرتِ امام حسن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے: جو شخص مؤذّن کو "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کہتا سُن کر یہ کہے "مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ" اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی وہ اندھا ہو گا نہ ہی کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں گی۔ (المقاصد الحسنۃ، ص391، تحت الحدیث: 1021)

نابینا نہ ہو

حضرتِ طاؤسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اُنہوں نے خواجہ شمسُ الدِّین محمد بن اَبِی نَصر بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ سے یہ حدیث سُنی کہ جو شخص مؤذّن سے کلماتِ شہادت سُن کر انگوٹھوں کے ناخن چُومے، آنکھوں سے لگائے اور یہ دُعا پڑھ لے: "اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَیْ وَنُوْرَھُمَا

بِبَرْکَةِ حُدَقَتَیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنُوْرَهُمَا،[1]" تو اندھا نہ ہو۔ (المقاصد الحسنۃ، ص391، تحت الحدیث:1021)

حضرتِ خضر علیہ السّلام کا فرمان

حضرتِ محمد بن صالح مَدَنی رحمۃُ اللهِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ مَجْد مِصری رحمۃُ اللهِ علیہ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو شخص اذان کے دوران نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ذکرِ خیر سُنے اور آپ پر درودِ پاک پڑھ کر اپنی شہادت والی اُنگلی اور انگوٹھے کو مِلا کر چُومے اور اپنی آنکھوں سے لگالے تو اُس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔ (المقاصد الحسنۃ، ص391، تحت الحدیث:1021)

حضرتِ محمد بن صالح مدنی رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عراق یا عَجَم کے بعض مشائخ کے حوالے سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اپنی آنکھوں سے (انگوٹھے) لگاتے وقت یہ پڑھے: "صَلَّی اللهُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَیَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّةَ عَیْنِیْ" ترجمہ: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، اے میری آنکھوں کے نور اور دل کے سُرور میرے سردار یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم آپ پر درود ہوں۔

آپ رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: ان میں سے ہر شیخ نے فرمایا: جب سے میں یہ عمل کر رہا ہوں میری آنکھیں نہیں دُکھیں۔ مزید آپ رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: اَلحمدُ لِلّٰہ! جب سے میں نے ان حضرات سے سُنا ہے، میری آنکھوں میں بھی کبھی تکلیف نہ ہوئی، اور مجھے امید ہے کہ میری آنکھیں ہمیشہ عافیت میں رہیں گی اور اِن شاءَ اللہ میں اندھے پن سے بھی محفوظ رہوں گا۔ (المقاصد الحسنۃ، ص391، تحت الحدیث:1021)

---

1 ... ترجمہ: اے اللہ پاک! حضرتِ محمدٌ رّسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دونوں آنکھوں اور ان کے نور کی برکت سے میری دونوں آنکھوں اور ان کے نور کی حفاظت فرما۔

آنکھوں کا تارا نامِ محمد　دل کا اُجالا نامِ محمد
شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں　رب کو ہے پیارا نامِ محمد
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا　میں یہ کہوں گا نامِ محمد
آنکھوں میں آکر دِل میں سَما کر　رنگت رَچا جا نامِ محمد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں　آجا سَما جا نامِ محمد

(قبالۂ بخشش، ص133-135)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

علّامہ طَحطاوی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان

آج سے تقریباً دوسو سال پہلے کے فِقہِ حنفی کے بہت بڑے امام اور زبردست عالِم حضرتِ علّامہ طَحطاوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: (اذان میں) نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہادتوں میں سے پہلی کو سُننے کے وقت یہ کہنا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" یعنی یارسول اللہ! اللہ پاک آپ پر دُرود (یعنی رحمت) بھیجے، مستحب ہے اور دوسری (شہادت یعنی اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ) کو سُننے کے وقت آنکھوں پر انگوٹھے رکھنے کے بعد "قُرَّتْ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" یعنی یارسولَ اللہ! آپ سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں، اے اللہ تو مجھے سماعت اور بصارت سے نفع عطا فرما، پڑھے تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس شخص کے لئے جنّت کی طرف قائد (یعنی رہنمائی کرنے والے) ہوں گے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص205)

شجرۂ قادریہ کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

29رمضانُ المبارک 1428ہجری کی بات ہے، کراچی کے علاقے ملیر ہالٹ کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی، عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی (پاکستان) میں اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھے، یہاں پُرکیف مناظر تھے، نمازِ فجر کے بعد مُعتَکِفِین شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتُہمُ العالیہ

کی زِیارت کر رہے تھے، جب شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ پڑھا جانے لگا تو وہ اسلامی بھائی پہلی صَف میں آکر بیٹھ گئے۔ سب عاشقانِ رسول مِل کر بلند آواز سے شجرہ شریف کے مَنْظُوم دُعائیہ اَشعار پڑھ رہے تھے، جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذِکرِ مبارک آیا تو اُنہوں نے اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے، اچانک اُن پر غُنودگی طاری ہوئی، سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں اُن کے دل کی آنکھیں کُھل گئیں، اُنہوں نے دیکھا کہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے ساتھ شجرہ شریف پڑھنے والے تمام اسلامی بھائی سنہری جالیوں کے رُوبرو حاضر ہیں اور اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے عُشّاق کو شربتِ دِیدار پِلا رہے ہیں۔ حاضرین شجرۂ عالیہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھ رہے ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے مبارک ہاتھ بلند کئے ان دعائیہ اشعار پر آمین فرما رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

4 مَوَاقِع پر انگوٹھے نہ چومیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب جب شہد سے میٹھا، پیارا پیارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لینے یا سننے کی سعادت ملے تو تعظیمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نیّت سے نہایت اَدب و تعظیم کے ساتھ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے چوم کر (چومنے کی آواز پیدا کئے بغیر) آنکھوں سے لگایئے (بعض روایات کے مطابق شہادت کی انگلی چوم کر اُس کے اندرونی حصے یعنی پَورے بھی چوم کر لگائے جاسکتے ہیں) اِن شاءَ اللہ خوب ثواب کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی بینائی کی حفاظت ہو گی۔ البتّہ چار ایسے مَوَاقِع ہیں جس پر میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ان مواقع پر نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لینے یا سننے پر انگوٹھے نہیں چومے جائیں گے۔ ﴿1﴾ نماز میں ﴿2﴾ خُطبے میں ﴿3﴾ اذانِ خطبہ ﴿4﴾ تِلاوت سنتے

ہوئے (کیونکہ حکمِ شرعی ہے جب خطبہ یا تلاوت سُنیں تو پوری توجہ کے ساتھ سنیں۔)

(فتاویٰ رضویہ، 5/ 415۔8/ 468 ملخصًا)

انگوٹھے چومنے سے منع کس نے کیا ہے؟

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے رسالے ”مُنِیْرُ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ“ میں نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومنے کے بارے میں بڑی پیاری بات فرماتے ہیں جسے آسان کر کے پیش کیا جاتا ہے: حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ پاک اذان میں سُنتے وقت انگوٹھے یا دونوں شہادت کی انگلیاں چُوم کر آنکھوں سے لگانا بالکل جائز ہے، اس کے جائز ہونے پر کئی دلائل موجود ہیں اور بِالفرض جائز ہونے پر کوئی دلیل نہ ہوتی پھر بھی ناجائز کہنے کی کوئی دلیل نہیں تھی کیونکہ شریعت میں اسے کہیں منع نہیں کیا گیا۔ مَعاذَ اللہ! جو اس عمل کو ناجائز کہتا ہے اُس کے ذِمّے ثُبوت دینا ہے کہ وہ بتائے کہ قرآن و حدیث یا اَقوالِ بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم میں کہاں نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سُن کر تعظیم میں انگوٹھے چومنے سے منع کیا گیا ہے۔ مگر یہاں تو احادیثِ مُبارکہ، فقہ اور عُلمائے کرام کے اقوال اور بزرگانِ دین کے اس عمل کے جائز ہونے پر کئی دَلائل ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 5/ 430 تسہیلاً)

نامِ پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے لُطف لینے والے فرشتے

اللہ پاک کے پیارے پیارے نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میں قیامت کے روز جنّت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کو کھولنے کا حکم فرماؤں گا تو جنّت کے دروازے پر مُقرَّر فرشتہ حضرتِ رِضوان علیہ السّلام عرض کریں گے: آپ کون؟ تو میں کہوں گا ”محمد“ تو وہ عرض کریں گے: ”لَبَّیْكَ“ کیوں نہیں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے

پہلے کسی کے لئے جنّت کا دروازہ نہ کھولوں۔(مسلم،ص107،حدیث:486)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں آج سے تقریباً500سال پہلے کے بُزُرگ حضرتِ علّامہ عبدُ الرّؤف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ رضوان علیہ السّلام مالکِ جنّت قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ''آپ کون'' اس لئے عرض کریں گے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آپ کا نامِ مبارک ''محمد'' (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سُن کر اس سے لذّت حاصل کریں گے ورنہ جنّت کے دروازوں سے آر پار نظر آتا ہے وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نامِ مبارک سے لُطف اندوز ہونے کے لئے یہ پوچھیں گے۔(فیض القدیر،1/50،تحت الحدیث:2)

سُبْحٰنَ اللہ! جنّت کے دروازے پر مُقَرَّر فرشتہ، خازنِ جنّت، حضرتِ رضوان علیہ السّلام تو نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے لُطف پائیں اور ایک طرف وہ نادان جو اپنے آپ کو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اُمّتی بھی کہے اُسے نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومنے سمجھ نہیں آتا یہ کیسی بے وفائی اور بدنصیبی ہے۔ نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر جب بے ساختہ ہونٹ ایک دوسرے کو چوم لیتے ہیں تو ہم کیوں نہ اپنے والدِ محترم حضرتِ آدم علیہ السّلام اور اسلام کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کے مبارک عمل کی اِتّباع کرتے ہوئے اپنے انگوٹھوں یا شہادت کی انگلیوں کو چومیں۔

امامِ عشق و محبّت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

لب پر آجاتا ہے جب نامِ جناب   مُنھ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وَجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب   اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش،ص114)

الفاظ معانی: **لب:** ہونٹ۔ **نامِ جناب:** نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)۔ **شہدِ نایاب:** قیمتی شہد (جو بڑی مشکل سے ملتا ہو)۔ **وَجد میں:** جھوم کر۔ **بیتاب:** بے اختیار۔

شرحِ کلامِ رضا: اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیارا پیارا، سوہنا سوہنا، میٹھا میٹھا نامِ مبارک ''محمد'' (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) جب ہم اپنے مُنہ سے ادا کرتے ہیں تو اس کی مٹھاس سے ہمارا منہ اتنا میٹھا ہو جاتا ہے جیسے کوئی نہایت لذیذ شہد منہ میں ڈالنے سے منہ میٹھا ہو جاتا ہے یہی نہیں بلکہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لینے سے ہمارے ہونٹ بھی جھوم جھوم کر بے اختیار ایک دوسرے کو چُوم لیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰی مُحَمَّد

عقل والوں کے لئے عقلی دلیل

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کا عشقِ رسول، احادیثِ مبارکہ اور سیرت کی کتابیں پڑھنے والے جانتے ہیں کہ وہ حضرات نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تبرُّکات کو سنبھالتے۔ بچوں کی پیدائش پر سب سے پہلے اِنہیں بارگاہِ رِسالت میں پیش کرتے تاکہ برکتِ مصطفےٰ حاصل ہو، بچوں کو نظر یا بیماری ہو جاتی تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دَم کرواتے، صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے یہ اعمال ہمارے لئے مَشعلِ راہ ہیں۔ حالانکہ شرعاً یہ کوئی واجب کام نہیں ہیں لیکن شریعت میں منع بھی نہیں، آج بھی عاشقانِ اَولیا بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم سے برکت حاصل کرنے کے لئے اپنے بچوں کو ان کی بارگاہ میں لے جاتے اور ان کی بَرَکات پاتے ہیں۔ تابِعین، تبعِ تابعین اور صدیوں سے کئی بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے ادب و تعظیمِ مصطفےٰ کے ایسے ایسے انداز ہیں جس پر شرعاً کوئی گرفت نہیں، عاشقانِ رسول محبتِ رسول میں بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی پیروی میں ان کو اپناتے اور برکتیں پاتے ہیں۔

کروڑوں مالکیوں کے پیشوا، امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس کونسی شرعی دلیل تھی جس کی وجہ سے آپ حدیثِ پاک نہایت اہتمام کے ساتھ یعنی غُسل کرکے، اچھا لباس پہن کر اور

خوشبو لگا کر پڑھاتے تھے۔(الشفا،2/45) یقیناً آپ کے مبارک دل میں تعظیمِ مصطفٰے تھی جس وجہ سے آپ حدیثِ مبارک کا اس قدر ادب واحترام کرتے تھے یہی نہیں بلکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ تومدینۂ پاک سے باہر نہیں جاتے تھے کہ کہیں مدینۂ پاک سے باہر موت نہ آجائے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مدینۂ پاک میں سواری پر سوار نہ ہوتے تھے۔ آپ تعظیمِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ دِیارِ محبوب مدینۃُ الرَّسول کا اس قدر ادب واحترام کرتے تھے جو بظاہر کسی صحابی سے ثابت نہیں مگر یہ آپ کا عشقِ رسول تھا اور صدیوں سے آج تک کسی عالمِ دین نے بھی اس تعظیم سے منع نہیں کیا کیونکہ شریعت میں اس سے کہیں منع ہی نہیں کیا گیا۔ مزید چند بزرگوں کے اعمال پڑھئے اور اپنے دِلوں میں تعظیمِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بڑھائیے:

عظیم تابِعی بزرگ حضرتِ ابو ایّوب سَختیانی رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے عاشقِ رسول بزرگ تھے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے جب بھی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر کیا جاتا تو آپ اس قدر روتے کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا۔(حلیۃ الاولیاء،3/4،حدیث:2916۔الشفا،2/42)

خاندانِ اہلِ بیت کے چشم وچراغ اور عظیم تابعی بزرگ حضرتِ سیّدنا امام جعفر صادق بن محمد رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے خوش مِزاج اور مسکرانے والے بزرگ تھے مگر جب آپ کی محفل میں نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر ہوتا تو آپ کا رنگ مبارک (ہیبت وتعظیمِ مصطفٰے میں) پِیلا ہو جاتا۔(الشفا،2/42)

عظیم تبعِ تابعی بزرگ حضرتِ ضِرار بن مُرّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ سَلَف صالحین بغیر وُضو حدیثِ پاک بیان کرنے کو مکروہ (یعنی ناپسند) خیال کرتے تھے۔(الشفا،2/45)

یقیناً ان بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے یہ پاکیزہ اعمال محبّت وتعظیمِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وجہ سے تھے جن کو بعد میں آنے والے علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں، ہمارے

دلوں میں عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بڑھانے کے لئے لکھا، یہ اعمال شرعاً نہ فرض ہیں نہ واجب لیکن دل میں عشقِ رسول رکھنے والوں کے لئے بڑے ذوق اَفزا اور ایمان اَفروز ہیں اور قرآن و حدیث میں ان کے منع کا حکم بھی نہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی توفیق دے تو ہم بھی عشقِ رسول میں ڈوب کر باوضو تعظیمِ مصطفےٰ میں احادیثِ مبارکہ پڑھیں سنیں تو کیا بات ہے، نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھوں کو چومیں تو کیا بعید:

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدّر کُھلیں حَسَنؔ جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف

(ذوقِ نعت، ص157)

تُرک عاشقانِ رسول کا محبت بھرا اَنداز

تُرک عاشقانِ رسول کے عشقِ رسول کی بھی کیا ہی بات ہے، جس عقیدت و احترام کے ساتھ سلطنتِ عثمانیہ نے مسجدِ نبوی شریف کی تعمیر و توسیع کا کام کیا، تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی ہے۔ سلطنتِ عثمانیہ کے وقت سے یا اس سے بھی پہلے تُرکیہ کے عاشقانِ رسول میں ایک عشقِ رسول بھرا خوبصورت انداز یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دورانِ گفتگو جب کوئی نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) لے تو یہ عاشقانِ رسول اپنے سینے پر محبت سے دل کی جانب ہاتھ رکھ کر نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے والہانہ محبّت کا اِظہار کرتے ہیں۔ یقیناً اِن کا یہ اَنداز عاشقانِ رسول کے دِلوں میں عشقِ رسول بڑھانے اور ایمان تازہ کرنے والا ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سچے عاشقِ رسول ہیں، آپ کو جب تُرک عاشقانِ رسول کے اس انداز کا علم ہوا تو آپ نے بھی اس اَنداز کو اپنایا اور آپ کو دیکھ کر کئی اسلامی بھائی اس انداز کو اپناتے ہیں، ویسے بھی ہمارے ہاں بعض لوگ جب سلام کرتے ہیں تو ہاتھ ملانے کے بعد اپنا سیدھا ہاتھ سینے پر لگاتے ہیں جس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ جب کسی عام فرد سے سلام کر کے ہاتھ

سینے سے لگانے میں حرج نہیں تو تعظیمِ مصطفےٰ کی خاطر نامِ پاک لے یا سُن کر ہاتھ سینے پر لگانا، اَدَباً سر جھکانا بڑی سَعادت مندی کی بات ہے۔

نامِ پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اعلیٰ حضرت

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نامِ پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کس قدر ادب واحترام کا اِظہار فرماتے ہیں۔ اپنے نعتیہ کلام "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

بہ ادب جھکالو سَرِ وِلا کہ میں نام لوں گُل وباغ کا　　گُلِ تر محمدِ مصطفےٰ چمن اُن کا پاک دِیار ہے

(حدائقِ بخشش، ص353)

الفاظ معانی: بہ: ساتھ۔ سرِ وِلا: محبت۔ گُلِ تر: تر و تازہ پُھول۔ چمن: باغ۔ دِیار: شہر

شرحِ کلامِ رضا: اے عاشقانِ رسول! مَیں ایک ایسی عظیم ترین ہستی کا نام مبارک لینے لگا ہوں جو کہ اصل مقصودِ کائنات ہیں اور جس شہر میں وہ تشریف فرما ہیں وہ شہر کائنات کا نگینہ ہے لیکن میں اُس ہستی کا نامِ پاک جب لوں گا جب آپ سب اُن کی تعظیم وتوقیر اور محبت میں اپنے سروں کو ادب واحترام کے ساتھ جھکائیں گے تو یہ لیجئے! وہ عزت وشان والی ہستی، اس کائنات کے حسین ترین باغ "مدینۂ پاک" میں رہتے ہیں اور اُس باغ میں مہکنے اور اپنی خوشبوئیں بکھیرنے والے تر و تازہ پھول میرے آقا و مولا "محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم" ہیں۔

میں عشقِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ　　تُو دیوانہ ایسا بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص100)

انگوٹھے چومنے کے متعلق چند وَسوَسوں کے جوابات

نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر محبت وتعظیم میں انگوٹھے چومنے پر بعض لوگوں کو شیطان طرح طرح کے وسوسے دِلا کر بہکاتا ہے پھر شیطانی وسوسوں میں آنے والے وہ لوگ بھولے بھالے عاشقانِ رسول کو اس پاکیزہ کام کے بارے میں وسوسوں میں مُبتَلا کرنے کی کوشش

کرتے ہیں، یہاں چند وسوسے اور ان کا علاج پیش کیا جاتا ہے۔ اس کا پڑھنا معلومات میں اِضافے کا سبب بنے گا۔ اِن شاءَ اللہ

لیکن یاد رکھئے! نامِ پاک پر انگوٹھے چومنا، دُرود و سَلام میں کھڑے ہونا یہ عشق والوں کے سودے ہیں، جو سعادت مند محبتِ رسول سے رَچا بَسا ہوگا اُسے اِن بابرکت اعمال کی قدر و منزلت معلوم ہو گی البتّہ جس کی قسمت میں ہی اس سے دُوری ہو اس کے بارے میں ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔ آپ نے کئی لوگوں کو دیکھا ہو گا جو سلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو سینے سے لگاتے ہیں کبھی اس کے بارے میں کسی نے حکمِ شرعی پوچھا؟ کہ ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ اپنے بچے کو محبت اور شفقت میں ہاتھ پاؤں اور سر وغیرہ نجانے کہاں کہاں چومتے ہیں اس پر کبھی کسی نے کچھ بولا کہ یہ چومنا کہاں لکھا ہے؟ بس محبت و تعظیمِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں ہی خیال آتا ہے کہ یہ کہاں لکھا ہے؟ یہ تو عاشقِ رسول کی قسمت میں لکھا ہے۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے   یہ بڑے نصیب کی بات ہے

کیا آپ کو بھی نور نظر آتا ہے؟

وَسوَسہ: حضرتِ آدم علیہ السّلام نے اپنے انگوٹھوں میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور کو دیکھا تو چوما، کیا آپ کو بھی نور نظر آتا ہے؟ اگر نہیں آتا تو پھر کیوں چومتے ہیں؟

جواب: ماشاءَ اللہ! آپ کے اس سوال سے کم از کم ایک بات تو واضح ہو گئی کہ آپ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ''نور'' مانتے ہیں اور اَلحمدُ لِلّٰہ! یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اَب رہا آپ کا یہ سوال کہ حضرتِ آدم علیہ السّلام کو نورِ مصطفٰے نظر آیا تھا تو کیا ہمیں نور نظر آتا ہے؟ اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ آپ حج کے مَناسِک (یعنی ارکان)

میں طواف کرتے ہوئے حجرِ اَسْوَد کا اِستِلام دور سے کیوں کرتے ہیں؟ مِنیٰ میں جَمَرات کو کنکریاں کیوں مارتے ہیں؟ کیا آپ کو مِنیٰ میں شیطان (ابلیس) نظر آتا ہے؟ اور ہاں! آپ مَسْعٰی میں سعی کیوں کرتے ہیں؟ کیا آپ کو بھی پیاس کی شدّت دوڑاتی ہے؟ اگر دیانتداری سے جواب دیا جائے تو آپ کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ طواف میں رَش بہت ہوتا ہے اور ہر کسی کا ہر بار حجرِ اسود کو چومنا آسان نہیں ہے تو اس لئے دور سے کھڑے ہو کر روایات پر عمل کر کے اپنے ہاتھوں کے ذریعے اِستلام کرتے (یعنی چومتے) ہیں۔ اِسی طرح سَعی کی سنّت حضرتِ بی بی ہاجرہ رحمۃُ اللہِ علیہا کی یاد میں ادا کرتے ہیں کہ جب وہ اپنے نَنّھے مُنّے شہزادے حضرتِ اِسمٰعیل علیہ السّلام کی پیاس سے بے تاب ہو کر بار بار دو پہاڑیوں صَفا اور مَروَہ کے درمیان دوڑی تھیں اور حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام نے مِنیٰ کے مقام پر شیطان کو دیکھ کر تین مرتبہ کنکریاں ماری تھیں، اب حاجیوں کو رہتی دنیا تک اُن حضرات کی ان اداؤں کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو جب اتنے سارے کام آپ اِتنے عظیم بزرگوں کے تصورات اور اُن کی یاد میں کرتے ہیں تو حضرتِ آدم علیہ السّلام کی یاد میں آپ اپنے انگوٹھوں کو بھی چوم لیجئے۔ کیا بعید آپ سچے دل سے عقیدت و تعظیم کے ساتھ انگوٹھے چومیں تو آپ پر بھی کرم ہو جائے۔۔۔

انگوٹھے چومنا کسی کتاب سے ثابت نہیں

وَسوَسہ: انگوٹھے چومنا کسی کتاب سے ثابت نہیں۔

جواب: کیا آپ نے چودہ سو سال سے اَب تک لاکھوں بلکہ کروڑوں تمام دینی کُتب پڑھ لی ہیں؟ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ یقیناً آپ کا جواب ہوگا، نہیں، سب دینی کتب تو نہیں پڑھیں۔ تو عرض یہ ہے کہ جو کتابیں آپ نے اَب تک نہیں پڑھیں، نامِ پاکِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومنے کا بیان اُن کتابوں میں موجود ہے اور اس

کے مُتَعلِّق احادیث ورِوَایات پچھلے صفحات میں باحوالہ پیش کی گئیں ہیں اُنہیں پڑھیے اور خود بھی نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومئے اور دوسروں کو بھی اس نیک کام کی ترغیب دِلا کر ثواب کے حقدار بنئے۔

صحیح حدیث نہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

وسوسہ: نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، یہ بِدعت (یعنی نیا کام) ہے۔

جواب: سب سے پہلے یہ بتائیے کہ مُحدّثینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم حدیثِ پاک کی جو مختلف اَقسام بیان کرتے ہیں کیا اُن کا ذکر قرآن وحدیث میں کُھلے الفاظ کے ساتھ بیان ہوا ہے؟ تو آپ کا جواب یقیناً "نہیں" ہوگا۔ اچھا! یہ بتائیے کیا کسی صحابی رضی اللہُ عنہ نے کسی حدیث کو "صحیح" یا "حَسَن" یا "ضعیف" کہا ہے؟ یقیناً اس میں بھی آپ کہیں گے کہ "نہیں" تو جو کام قرآن وحدیث میں نہ ہو اور صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے بھی نہ کیا ہو وہ آپ کے نزدیک کیا ہے؟ پھر آپ کیوں حدیثِ صحیح کی رَٹ لگاتے ہیں؟

بے شک! مُحدّثینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے جو اقسامِ حدیث بیان کی ہیں اور ان کے قواعد و ضَوابِط بیان کئے ہیں یہ نئے کام ہیں لیکن یہ کام شرعی ضرورت کی وجہ سے ہیں تو یہ بدعتِ حَسَنہ (یعنی اچھا نیا کام) ہے جس پر ان حضرات کو قیامت تک ثواب ملتا رہے گا اور اس پر آج تک کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ سب ان قَواعِد اور اِصطِلاحات کو مانتے ہیں۔

جب آپ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے بھی بعد میں آنے والے مُحدّثینِ کرام سے علمِ حدیث کی اِصطِلاحات لیتے اور اسے درست سمجھتے ہیں تو پھر نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومنے والی روایات صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سمیت کئی بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم

سے مروی ہیں(جو پیچھے گزر چکیں)ان پر کیوں عمل نہیں کرتے؟

نامِ پاک پر انگوٹھے چومنے والی روایت کا حکم اور حدیثِ صحیح کا مطلب

اہم بات: صحیح حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ صحیح اور غلط۔ بلکہ محدّثینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے حدیثِ پاک کی کئی اَقسام بیان کی ہیں۔ جن میں سب سے اعلیٰ قِسم ''صحیح'' ہے۔ اذان میں نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر انگوٹھے یا شہادت کی انگلیاں چومنے پر صحیح حدیث نہ ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مَعاذَ اللہ! یہ حدیثِ پاک موضوع (یعنی من گھڑت) ہے بلکہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث صحیح نہ ہو تو وہ دوسری قسم کی حدیثِ پاک میں سے ہوگی، صِحاحِ سِتّہ (حدیثِ پاک کی سب سے زیادہ قابلِ اعتماد 6 کُتُب: بخاری، مسلم، ابوداوٗد، نَسائی، ترمذی اور ابنِ ماجہ) میں سب احادیثِ مبارکہ صحیح نہیں بلکہ اکثر صحیح ہونے کی وجہ سے ان کتابوں کو ''صِحاح'' (یعنی صحیح) کہا جاتا ہے۔

''انگوٹھے چومنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے''اِس وسوسے کو آسان الفاظ میں یوں سمجھئے کہ اگر کوئی شخص کسی سے پوچھے آپ جہاز اُڑا لیتے ہیں اور وہ جواب دے کہ نہیں۔ تو کیا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس انسان کو کچھ بھی چلانا نہیں آتا؟ ہو سکتا ہے وہ شخص بحری جہاز یا ٹرین یا ٹرک یا کار یا بائیک چلا لیتا ہو۔ ایک بات کی نفی سے ہر چیز کی نفی نہیں ہوتی۔ مزید تفصیلات کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب ''مُنِیْرُ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ'' پڑھئے! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس کتاب میں علمِ حدیث کے دریا بہا دیئے ہیں، نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر انگوٹھے چومنے کے موضوع پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے تقریباً 200 صفحات کی یہ عالی شان کتاب 29 سال کی عمر میں لکھی۔ اگر کوئی ایمانداری کے ساتھ اور تنقید کے چشمے اُتار کر عقیدت و محبت کی عینک لگا کر اس کو پڑھے تو وہ خود بھی

نامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر انگوٹھے چومے گا بلکہ دوسروں کو بھی چومنے کی ترغیب دلائے گا مگر تجربہ شرط ہے۔۔۔

نامِ پاک پر انگوٹھے چومنا ٹوٹکا ہے؟

وسوسہ: انگوٹھے چومنا کوئی فضیلت کا کام نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک قسم کا ٹوٹکا ہے۔

جواب: نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومنا نہ صرف سنّتِ صدّیقی بلکہ سنّتِ حضرتِ آدم علیہ السّلام ہے اور حدیثِ پاک میں ہے: ''اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ ''یعنی برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔(معجم اوسط، 6/342، حدیث: 8991)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اس رسالے میں بیان کی گئی احادیثِ مبارکہ میں حضرتِ خِضر علیہ السّلام، صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم سے اس مبارک عمل کے فضائل کے اقوال و واقعات بیان ہوئے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه! صدیوں سے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا یہ عمل رہا ہے لہٰذا اس عمل کو ضرور ثواب کی نیت سے کیجئے ثواب بھی ملے گا اور فضائل کے ساتھ ساتھ اس کے دنیاوی فوائد یعنی نابینائی وغیرہ سے حفاظت بھی ہو گی۔

انگوٹھے چومنے کے باوُجود چشمہ لگا ہو تو

وسوسہ: بعض لوگ اس طرح وسوسہ ڈالتے ہیں کہ دیکھو فُلاں کتنے عرصے سے انگوٹھے چوم رہا ہے مگر اس کی بینائی کمزور ہے اور وہ چشمہ لگاتا ہے۔

وسوسے کا علاج: اس وسوسے کے کئی جوابات ہوسکتے ہیں مثلاً احادیثِ مبارکہ میں مختلف اَمراض یا مسائل میں کئی مخصوص دعائیں پڑھنے کی ترغیب موجود ہے اگر کسی کے پڑھنے کے باوُجود وہ مرض یا مسئلہ حل نہیں ہو تو اس سے اُس حدیثِ پاک پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ اللہ پاک کبھی اپنے بندے کا امتحان بھی لیتا ہے کہ میرا بندہ اس آزمائش کے باوجود

اَورادو وظائف پڑھتا ہے یا نہیں؟ لٰہذا کسی پر تنقید کرنے کے بجائے اللہ پاک کی رحمت اور اُس کے پیارے پیارے آخری، نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فیضان پر نظر رکھئے اگر رب کو منظور ہوا تو سب امراض ختم ہو جائیں گے اور اگر اللہ پاک امتحان لے تو اس پر بھی راضی رہنا چاہئے۔

جے سوہنا میرے دُکھ وچ راضی　　تے میں سُکھ نوں چُلھے پاواں

کیا انگوٹھے چومنا فرض ہے؟

وسوسہ: نامِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انگوٹھے چومنے کو آپ فرض وواجب کہتے ہیں۔

جواب: نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک نام بوقتِ اذان و اقامت سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا نہ فرض ہے نہ واجب اور نہ ہی سُنّتِ مُؤَکَّدہ۔ بلکہ یہ ایک ''مستحب کام'' ہے، کریں تو اچھا، نہ کرنے والے کو گنہگار نہیں کہا جائے گا۔ اہلِ سنت کے نزدیک یہ مسئلہ ہے اور اسی پر ہمارے دلائل ہیں۔ ہاں جو کوئی اس پاکیزہ عمل کو گناہ سمجھتا ہو وہ ضرور گنہگار ہے کیونکہ جس چیز کو شریعت نے گناہ نہیں کہا اُسے جو گناہ کہے گا وہ خود گنہگار ہو گا۔

لَحد کا خوف کیوں ہو روزِ محشر کا ہو کیا کھٹکا　　لیے جاتا ہوں دل پر لکھ کے میں طُغرا محمد کا

(قبالۂ بخشش، ص55)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

978-969-722-875-1
01082598

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net